شراکت کے کاروبار میں دونوں شریکوں کا نقصان کتنے فیصد ہوگا؟

مجیب: محمدعرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر:WAT-1414

تاریخ اجراء:28رجب المرجب1444ھ/20فروری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک نے74500،دوسرے نے51460بطور شرکت دیئے،منافع میں55%اور45%کی شرط لگائی،اب تجارت میں نقصان ہوگیا40000ہزارروپے بچے،نقصان میں کسی طرح کی شرط نہیں تھی،اب مابقی کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ہرایک کو کتنے روپے ملیں گے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کی بیان کردہ صورت میں دونوں شریکوں کا مال برابر نہیں ہے بلکہ کم وبیش ہے تو اس میں نفع کی تقسیم کاری کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ :

یاتو برابر برابر رکھاجائے یامال کے حساب سے اور اگر باہمی رضامندی سے کم وبیش رکھنا ہے تو پھر اگر دونوں نے کام کرنا ہے تو زیادہ کام کرنے والے کے لیے زیادہ نفع مقرر کیا جاسکتا ہے،کم کام کرنے والے کے لیے زیادہ نفع مقرر نہیں کیا جاسکتا۔اور اگر صرف ایک نے کام کرنا ہے تو کام کرنے والے کے لیے زیادہ نفع مقرر کیا جاسکتا ہے،جس نے کام نہیں کرنا،اس کے لیے زیادہ نفع مقرر نہیں کر سکتے۔اگر کام نہ کرنے والے کے لیے زیادہ نفع مقرر کیا تو یہ شرکت ناجائز ہے۔

اور نقصان کے حوالے سے قاعدہ یہ ہے کہ وہ دونوں کے مالوں کے اعتبار سے ہی ہوگا،اگراس کے خلاف مقرر کیا ہو تواس کا کوئی اعتبار نہیں،اسی طرح اگر نقصان کے حوالے سے کچھ طے نہیں ہوا تھا تواس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ پہلے ہی شریعت کی طرف سے طے ہے۔لہذا صورت مسئولہ میں بھی جب مال کم وبیش ہے تو نقصان اسی کے حساب سے ہوگا۔پس صورت مسئولہ میں مال کا جو پرسنٹیج ہے،وہ59.15%اور40.85%ہے۔لہذا نقصان بھی اسی تناسب سے ہوگا۔

بہار شریعت میں ہے "اگر دونوں نے اسطرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو شرکت ناجائز۔۔۔اور اگر کام دونوں کریں گے مگر ایک زیادہ کام کریگا دوسرا کم اور جو زیادہ کام کریگا نفع میں اُس کا حصہ زیادہ قرار پایا یا برابر قرار پایا یہ بھی جائز ہے۔" (بہار شریعت، ج02، حصہ10، ص499، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے "نقصان جو کچھ ہوگا وہ راس المال کے حساب سے ہوگا اسکے خلاف شرط کرنا باطل ہے مثلاً دونوں کے روپے برابر برابر ہیں اور شرط یہ کی کہ جو کچھ نقصان ہوگا اُسکی تہائی فلاں کے ذمہ اور دو تہائیاں فلاں کے ذمہ یہ شرط باطل ہے اور اس صورت میں دونوں کے ذمہ نقصان برابر ہوگا۔" (بہار شریعت، ج02، حصہ10، ص491، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net